وقت افطار

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

روزہ جلدی افطار کرنا انبیا کی سنت اور اہل سنت کا شعار ہے۔ احادیث متواترہ اور اجماع امت اس پر دلالت کناں ہیں اور اسی میں امت کی خیر پنہاں ہے۔

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾(البقرة : ۱۸۷)

''روزہ رات تک مکمل کرو۔''

پوری امت کا اجماع ہے کہ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جوں ہی سورج غروب ہو، روزہ افطار کر دیا جائے۔ احادیث صحیحہ اس کی تائید کرتی ہیں۔

① بشیر ابن الخصاصیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صُومُوا كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ، وَأَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ، فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ فَأَفْطِرُوا .

''روزہ ایسے رکھیں، جیسے اللہ نے حکم دیا ہے اور روزہ رات تک مکمل کریں، جوں ہی رات داخل ہو، افطار کر لیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 225/5، وسندهٗ صحيحٌ)

② سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ.

''جب اس (مغرب کی) طرف سے رات نمودار ہو جائے، اس (مشرق کی) طرف سے دن ختم ہو جائے اور سورج غروب ہو جائے، تو روزے دار کی افطاری کا وقت ہو جاتا ہے۔''

(صحيح البخاري: 1954، صحيح مسلم: 1100)

③ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ.

''لوگ اس وقت تک خیر پر رہیں گے، جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔''

(صحيح البخاري: 1957، صحيح مسلم: 1098)

شرح الحدیث:

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) نے اس حدیث پر بایں الفاظ باب قائم کیا ہے:

بَابُ ذِكْرِ دَوَامِ النَّاسِ عَلَى الْخَيْرِ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ وَفِيهِ كَالدِّلَالَةِ عَلٰى أَنَّهُمْ إِذَا أَخَّرُوا الْفِطْرَ وَقَعُوا فِي الشَّرِّ.

''اس بات کا بیان ہے کہ لوگ اس وقت تک خیر پر رہیں گے، جب تک افطار میں جلدی کریں گے، اس کا مفہوم مخالف یہ ہوگا کہ جب افطار میں تاخیر کریں گے، تو شر میں واقع ہو جائیں گے۔''

(صحيح ابن خزيمة، قبل الحديث: 2059)

قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

ظَاهِرُهُ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَشَارَ أَنَّ فَسَادَ الْأُمُورِ يَتَعَلَّقُ بِتَغَيُّرِ هٰذِهِ السُّنَّةِ الَّتِي هِيَ تَعْجِيلُ الْفِطْرِ، وَأَنَّ تَأْخِيرَهُ وَمُخَالَفَةَ السُّنَّةِ فِي ذٰلِكَ كَالْعِلْمِ عَلٰى فَسَادِ الْأُمُورِ.

''اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اشارہ کیا ہے کہ (دنیوی واخروی) معاملات کی بربادی کا سبب جلد افطار کرنے کی سنت کو بدلنا ہے۔ نیز افطاری میں تاخیر اور اس حوالے سے سنت کی مخالفت کرنا، جانتے بوجھتے امور (دین ودنیا) کو برباد کرنے کے مترادف ہے۔''

(إكمال العلم بشرح صحيح مسلم: 34/4)

علامہ تور پشتی رحمہ اللہ (٦٦١ھ) لکھتے ہیں:

''روزہ جلدی افطار کرنے میں یہود ونصاریٰ کی مخالفت ہے، یہ ستاروں کے طلوع ہونے پر افطار کرتے تھے، پھر یہ ہماری امت میں اہل بدعت کا شعار بن چکا ہے، یہ ان کی نشانی ہے، حالانکہ اس عمل پر رسول اللہ ﷺ راضی نہیں تھے۔''

(المُيَسَّر في شرح مصابيح السّنّة: 463/2، المِرقاة للملا علي: 1381/4)

علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ (۷۰۲ھ) فرماتے ہیں:

''غروب شمس کے یقین ہو جانے کے فورا بعد افطار کرنا بالاتفاق مستحب ہے، اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔ نیز اس میں شیعہ کا رد ہے کہ جو افطار

میں تاخیر کرتے ہیں اور ستاروں کے طلوع ہونے کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ شاید لوگوں کے خیر پر رہنے کا سبب جلدی افطار کرنا ہے، کیونکہ اگر وہ افطار تاخیر سے کریں گے، تو خلاف سنت عمل کے مرتکب ٹھہریں گے اور خیر پر تب تک رہیں گے، جب تک سنت پر عمل پیرا رہیں گے۔''

(إحكام الأحكام شرح عمدة الأحكام : 26/2)

علامہ زیلعی رحمہ اللہ (۷۴۳ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى الرَّدِّ عَلَى الشِّيعَةِ الَّذِينَ يُؤَخِّرُونَ الْفِطْرَ إِلٰى ظُهُورِ النَّجْمِ لِأَنَّهُمْ إِذَا أَخَّرُوهُ كَانَ عَلٰى خِلَافِ السُّنَّةِ .

''اس حدیث میں شیعہ کا رد ہے، جو ستاروں کے طلوع ہونے تک افطاری میں تاخیر کرتے ہیں، کیونکہ یہ تاخیر خلافِ سنت ہے۔''

(تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق :343/1)

علامہ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) لکھتے ہیں:

فِي التَّعْجِيلِ رَدٌّ عَلَى الشِّيعَةِ الَّذِينَ يُؤَخِّرُونَ إِلٰى ظُهُورِ النُّجُومِ .

''روزہ جلدی افطار کرنے میں شیعہ کا رد ہے، جو افطاری کو ستاروں کے طلوع ہونے تک مؤخر کرتے ہیں۔''

(التّوضيح لشرح الجامع الصّحيح :400/13)

④ تابعی کبیر، ابو عطیہ وادعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ،

رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ، قَالَتْ : أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ : قُلْنَا : عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَتْ، كَذٰلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''میں اور مسروق رحمہ اللہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے، ہم نے کہا: ام المومنین! دوصحابی ہیں، ایک جلدی افطار کر لیتے ہیں اور نماز بھی جلدی ادا کرتے ہیں، جبکہ دوسرے (تھوڑی) تاخیر سے افطار کرتے ہیں اور نماز میں بھی تاخیر کر دیتے ہیں، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: وہ کون ہیں، جو افطار اور نماز میں جلدی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، تو سیدہ نے فرمایا: جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔''

(صحیح مسلم: 1099)

⑤ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، لِأَنَّ الْيَهُودَ، وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُونَ.

''دین تب تک غالب رہے گا، جب تک لوگ جلدی افطار کرتے رہیں

گے، کیونکہ یہود ونصاریٰ افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔''

(سنن أبي داود : 2353، السنن الكبرى للنسائي : 3313، سنن ابن ماجه : 1698، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۰۶۰) امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۰۳) نے صحیح قرار دیا ہے اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/۴۳۱) نے اسے مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ نووی رحمہ اللہ (المجموع: ۶/۴۰۴) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

حافظ بوصیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادُهٗ صَحِيحٌ، وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.

''یہ سند ''صحیح'' ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔''

(مِصباح الزّجاجة : 71/2)

⑥ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ صَلّٰى صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يُفْطِرَ، وَلَوْ عَلٰى شَرْبَةٍ مِّنْ مَاءٍ.

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے افطار کیے بغیر مغرب کی نماز پڑھائی ہو، چاہے پانی کے ایک گھونٹ پر ہی افطار کر لیں۔''

(صحيح ابن حبان : 3504، وسندهٗ صحيحٌ)

⑦ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّا مَعْشَرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُؤَخِّرَ سُحُورَنَا، وَنُعَجِّلَ

فِطْرَنَا، وَأَنْ نُمْسِكَ بِأَيْمَانِنَا عَلٰى شَمَائِلِنَا فِي صَلَاتِنَا .

''ہم انبیا کو حکم دیا گیا کہ ہم سحری میں تاخیر کریں اور افطاری میں جلدی کریں، نیز (حکم دیا گیا کہ) ہم نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھیں۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني :11/199، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابن حبان رحمہ اللہ (۱۷۷۰) نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(تنوير الحوالك :1/133)

ان تمام احادیث کے متعلق حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

هِيَ مُتَوَاتِرَةٌ صِحَاحٌ .

''یہ احادیث متواتر اور ''صحیح'' ہیں۔''

(الاستذكار :3/345)

علامہ ابن رشد قرطبی (۵۹۵ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ مِنْ سُنَنِ الصَّوْمِ تَأْخِيرَ السُّحُورِ وَتَعْجِيلَ الْفِطَرِ .

''فقہا کا اجماع واتفاق ہے کہ سحری میں تاخیر اور افطار میں جلدی کرنا روزے کی سنن میں شامل ہے۔''

(بداية المجتهد ونهاية المقتصد :1/404)

علامہ ابن الاثیر رحمہ اللہ (۶۰۶ھ) فرماتے ہیں:

تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ سُنَّةٌ مُّتَّفَقٌ عَلَيْهَا .

''افطار میں جلدی کرنا بالاتفاق سنت ہے۔''

(الشافي في شرح مسند الشافعي : 198/3)

⑧ امام ابو جمرہ ضبعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّهُ كَانَ يُفْطِرُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ إِذَا أَمْسٰى، بَعَثَ رَبِيبًا لَهُ يَصْعَدُ ظَهْرَ الدَّارِ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ أَذَّنَ فَيَأْكُلَ، وَنَأْكُلَ فَإِذَا فَرَغَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَقُومَ يُصَلِّيَ، وَنُصَلِّي مَعَهُ.

”آپ رحمہ اللہ (عالم اہل بیت) سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ رمضان میں افطاری کیا کرتے تھے۔ جب شام ہوتی، تو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے سوتیلے بیٹے کو بھیجتے کہ وہ گھر کی چھت پر چڑھے۔ جوں ہی سورج غروب ہوتا، وہ خبر دیتا، تو سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کھانا شروع کر دیتے، ہم بھی کھانے لگ جاتے، کھانے سے فارغ ہوتے، تو اقامت کہی جاتی، آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھاتے، ہم بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھتے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 12/3، وسندهٗ صحيحٌ)

المیہ:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

صَارُوا لَا يُؤَذِّنُونَ إِلَّا بَعْدَ الْغُرُوبِ بِدَرَجَةٍ لِتَمْكِينِ الْوَقْتِ زَعَمُوا فَأَخَّرُوا الْفِطْرَ وَعَجَّلُوا السُّحُورَ وَخَالَفُوا السُّنَّةَ

فَلِذٰلِكَ قَلَّ عَنْهُمُ الْخَيْرُ وَكَثِيرٌ فِيهِمُ الشَّرُّ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ .

''اب لوگوں کی حالت یہ ہوگئی ہے کہ وہ غروب شمس کے ایک وقت بعد اذان دیتے ہیں، اس خیال سے کہ وقت پوری طرح داخل ہو جائے، افطاری تاخیر سے کرتے ہیں اور سحری جلدی کرتے ہیں، سنت کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں، اسی لیے ان میں خیر کم اور شر زیادہ ہے۔ باقی، اللہ ہی مددگار ہے۔''

(فتح الباري شرح صحيح البخاري : 199/4)

علامہ ابن رجب رحمہ اللہ (٧٩٥ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهُ قَوْلُ طَائِفَةٍ مِّنْ أَهْلِ الْبِدَعِ كَالرَّوَافِضِ وَنَحْوِهِمْ، وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْمُعْتَدُّ بِهِمْ .

''افطار میں تاخیر کرنا اہل بدعت روافض وغیرہ کا مذہب ہے، معتمد علیہ علما میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں۔''

(فتح الباري لابن رجب : 353/4)

تنبیہ:

حمید بن عبدالرحمٰن مدنی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ حِينَ يَنْظُرَانِ إِلَى اللَّيْلِ الْأَسْوَدِ، قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَا، ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ .

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب دیکھتے کہ رات ہو رہی ہے تو افطار کرنے سے پہلے مغرب کی نماز ادا کرتے ہیں، پھر نماز مغرب کے بعد افطار کرتے تھے، یہ آپ کے رمضان کا معمول تھا۔''

(مؤطأ الإمام مالك: 289/1)

اس کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ حمید بن عبد الرحمٰن کا سیدنا عمر بن خطاب اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اَلصَّحِيحُ أَنَّهُ لَمْ يُدْرِكْهُ.

''صحیح یہ ہے کہ حمید نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔''

(تاريخ الإسلام: 1085/2)

حمید کا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی سماع نہیں۔ اس پر قرائن موجود ہیں۔

① حمید نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے بغیر واسطہ کے ایک یا دو روایتیں ہی بیان کی ہیں، جن میں احتمال ہے، تصریح نہیں، جبکہ باقی تمام روایات ایک راوی کے واسطہ سے بیان کی ہیں۔

② امام ابوزرعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''حمید کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہے۔''

(المراسيل لابن أبي حاتم، 49)

جب علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں، تو یقیناً عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی نہیں۔

③ جمہور ائمہ حدیث نے حمید کا سن وفات ۱۰۵ھ ذکر کیا ہے، اس بنا پہ کہا جا سکتا ہے حمید کا عثمان رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں۔

طبقات ابن سعد (۵/ ۱۱۷) اور شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/ ۱۵۵) میں حمید بن عبدالرحمٰن نے رَأَيْتُ عُمَرَ وَعُثْمَانَ ......کہا ہے۔

یہ روایت زہری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ زہری نے جہاں سماع کی تصریح کی ہے، وہاں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ یا یہ الفاظ کسی راوی کا وہم ہیں۔

تنبیہ:

قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ، كَانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ إِذَا رَأَيَا اللَّيْلَ، كَانَا يُفْطِرَانِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَا .

''سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما رات طلوع ہوتے ہی مغرب کی نماز ادا کر لیتے تھے اور نماز سے پہلے افطاری کرتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :3/105)